مُحمّد حجازی

مطیع الدولہ محمّد حجازی ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سیّد نصر اللہ سے حاصل کی۔ بارہ سال کی عمر تک مدرسہ ہدایت میں زیر تعلیم رہے بعد ازاں کیتھولک سکول میں تعلیم جاری رکھی۔ ۱۹۲۰ء میں ڈاک اور تار کے محکمہ میں ملازم ہو گئے ۱۹۲۵ء میں ریڈیو انجینئرنگ کی تعلیم کے لیے فرانس گئے۔لیکن ان کی طبیعت آرٹ اور ادب کی طرف مائل تھی۔ وہ نو سال تک یورپ میں مختلف مضامین پڑھتے رہے۔ تہران میں واپسی پر محکمہء مالیات میں کام کیا۔ پھر محکمہ تعلّقاتِ عامہ اور پریس کے ڈائریکٹر رہے ۱۹۴۱-۴۲ء میں "ایران امروز" کے ایڈیٹر رہے۔ ۱۹۵۰ء میں نائب وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہے اور ایرانی سینٹ(مجلس سنا) کے رکن بھی رہے وہ انجمن روابط فرہنگی ایران وپاکستان اور رستا خیز زبان کے صدر تھے اور خاموشی سے سیاسی اور ملّی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۱ء میں تہران میں انتقال فرمایا۔

حجازی ایران کے مشہور اور عظیم مصنّف شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے افسانے ، ناول اور ڈرامے لکھے ہیں اور غیر زبانوں سے فارسی ترجمے بھی کیے ہیں۔ لیکن ان کی شہرت ان کے افکار اور انشائے لطیف کی وجہ سے ہے۔ ان کے مشہور ناولوں،افسانوں اور مجموعوں کے نام یہ ہیں:

آئینہ، هما، پریچهر، زیبا، پروانہ، آهنگ، سرشک، راز پنهان، اندیشہ، نسیم، سخنان جاوید، ساغر۔

ڈرامے:

حجازی ریڈیو کے ڈائریکٹر جنرل بھی رہے۔ اس عرصے میں اُنھوں نے ڈرامہ نگاری بھی کی۔ ان کے مشہور ڈرامے جو ایران میں "نمایشنامہ" کے نام سے معروف ہیں، یہ ہیں:

مسافرت قم، حاجی آقا متجدّد، عروسِ فرنگی، حافظ، محمود آقا راوکیل کنید۔

ان کا سب سے مشہور ڈرامہ "مادرِ زن" ہے۔

تراجم:

حجازی نے تراجم میں بھی نام پیدا کیا ان میں چند ایک یہ ہیں:

رؤیا، رشد شخصیت، شاد کامی، عشقِ پیری، رازِ دوستی، سلامتِ رُوح، حکمتِ ادیان۔

حجازی بڑی سر شار رُوح کے مالک اور سوزِ عشق میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ فنونِ لطیفہ کے شیدائی تھے۔ ان کے دل میں رُوحِ انسانی کا درد تھا۔ وہ اپنے مضامین میں معاشرے کے فساد وخرابی کو واضح کر کے ایک مدّبر راہنما کی طرح راہ مستقیم کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ وہ اقتصادی ناہمواریوں

کے روندے ہوئے پست حالوں پر اپنی درد مندی کا اظہار کرتے تھے۔

محمّد حجازی زندگی کی مشکلات پر قابو پانا اور دشواریوں سے مقابلہ کرنا سکھاتے ہیں۔

حجازی کی نثر بہت خوب ہے چھوٹے چھوٹے سیدھے سادے جملے لکھتے ہیں۔ ترکیب میں کہیں ابہام اور پیچیدگی نہیں۔ بلا کی سادگی اور معنی خیزی ہے۔ جملوں کے دروبست میں توازن ہے اظہارِ خیال کے لیے موزوں سے موزوں الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں۔ ملک الشعراء بہار نے لکھا ہے۔"کہ ان کی نثر شعر سے زیادہ رواں ہے۔ مجموعی طوز پر لطیف آہنگ محسوس ہوتا ہے۔"

☆☆☆

مار گیر

خانمی که حتی اغراق نمی گوید گفت وقتی در کنارِ شهر منزل دا شتیم، روزی در خانه تنها مانده بودم، از صند وقخانه صدائی آمد، آهسته گوشه پرده را کنار زده دیدم هیولائی مشغولِ اسباب جمع کردن است.

بخیال اینکه بیصدا از خانه بیرون بروم، پابرهنه خود را بایوان اندا ختم، چیزی مهیب تراز دزد بچشم خورد، بی اختیار فریاد زدم آی مارا!

همین قدر یا دم هست که شنیدم یکی گفت کجاست؟ آمدم! دیدم گرفتار دزد ومارم، زانو هایم لرزید، افتادم واز حال رفتم. وقتی بهوش آمدم مثل آن بود که از حوض بیرون آمده باشم، دزد بالا سرم نشسته بودو بسرو صورتم آب میزد. گفت خانم نترس، خدا مرا فرستاده بود که شمارا از دستِ این مار خلاص کنم، ببین دستهایم خالی است، یك پوش نمیبرم، ماحق وحساب میدانیم.

چون قوۀ حرکت نداشتم گفتم آن کیف راازروی میزبیاور. رفت و آورد. ده تو مانش دادم، گفت بخدا اگربجای شما مرد بود کارش رامیسا ختم. گفتم بعوض این جوانمردی، خیرمی بینی، بروهر وقت بیپول شدی بیااینجا.

مار کشته را برداشت و گفت شما که حال ندارید، درِ کوچه راببندید من بیرون کشیك میکشم تا نوکرِ تان بیاید. همه دزدها مثل من وحسابدان نیستند.

یک ساعت گذشت تا حسن نو کر آمد. معلوم شد فراموش کرده بوده در راقفل کند. برای اینکه مرا از فحش دا دن فریاد کردن منصرف کند. گفت خانم یك مرد که آنطرف جوی نشسته یك مار دستش است بقدر اژدها.

بعد ها تقریباً هر ماه یکبار دزد جوانمرد میآمدودر میز دِ میگفت بخانم عرض کنید "مار گیر"است مبلغی میگرفت ومیرفت. اتفاقاً یکروز که آمده بود پول بگیر دمجلسی دا شتیم، شوهرم قصه رابرای مهمانها نقل کرد.

دوستِ روانشناسی داریم، گفت باین آدم بگوئید باشد تامن بیایم، کارش دارم. چندی بعد دوستمان آمد که بهترین نوکر هارا پیدا کرده ام! گفتیم که باشد؟ گفت همان دزدِ مار گیر.

همه تعجب کردیم، پر سیدیم چطور بآدمی که دزدی کرده اطمینان میکنید؟ گفت بگذاریداوّل مثالی بزنم تابتوانم مطلب راروشن کنم فرض کنید فواره آبی که معمولاً پنج متروشش مترمیبرد اتفاقاً ده متر بزند از این اتفاق چه نتیجه میگرید؟ آیا نمیگوئید این فواره قدرت دَه متر پریدن وارد؟قوۀ اخلاقی انسان راهم باید همینطور اندازه گرفت.

مقامِ نفسانی هرکس آن مرتبه ایست که یکبار باوجِ آن رسیده. اگر بعد از آن پست شد بعلت موانع است، باید موانع راازراهش برداشت تاهمیشه خود رادر آن مرتبه نگاه بدارد وبلکه از آن بگذرد.

(محمّد حجازی)

فرهنگ

اِغراق	:	مبالغه
صندوقخانه	:	اسٹور کا کمره
هیولا	:	سایہ
مهیب تر	:	خوفناک تر
دزد	:	چور
مار	:	سانپ
زانو	:	گھٹنا
نترس	:	نہ ڈر (ترسیدن مصدر: ڈرنا سے فعل نہی)
پوش	:	ترپال
قوه	:	طاقت
کیف	:	پرس۔ بیگ
تومان	:	ایران کی کرنسی کا نام ہے۔
بیپول	:	خالی جیب۔ مفلس (بی+پول)
کوچه	:	گلی
یک ساعت	:	ایک گھنٹه
قفل	:	تالا
فحش	:	بد زبانی۔ گالی
جُوی	:	ندی
مارگیر	:	سانپ پکڑنے والا۔ سپیرا
مبلغی	:	کچھ رقم
نقل کرد	:	سنایا
روانشناس	:	عالمِ نفسیات
میپرد	:	اچھلتا ہے۔
متر	:	میٹر
پریدن	:	اچھلنا
موانع	:	رکاوٹیں (مانع کی جمع)

تمرین

۱۔ نویسنده این داستانِ کوتاه کیست؟

۲۔ خانم در ایوانِ خانه چه دید؟

۳۔ خانم میان کدام دو چیز گیر کرد؟

۴۔ آیا روانشناس بادُزد ملاقات کرد؟

۵۔ دُزد آدمِ خوبی بودیا آدمِ بد؟

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ فارسی جملوں میں استعمال کیجیے:

مشغول۔ صندوقخانه۔ فحش دادن۔ روانشناس۔ حق وحساب۔

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

کیف۔ مار۔ نوکرها۔ خانه۔ موانع۔ زانوها

۸۔ "می بینی" کون سا فعل ہے؟پوری گردان اور ترجمہ لکھیے۔

☆☆☆